hope
خواهشات
کی دیوار
از قلم نمرہ افضل
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

خواہشات کی دیوار

از قلم

نمرہ افضل

www.novelsclubb.com

یہ کہانی جو میں سنانے جا رہی ہوں۔ یہ کہانی نور ثبات کی یعنی میری کہانی ہے۔ میں اس کہانی کا اہم کردار ہوں۔ میرا اپنی کہانی آپ کے ساتھ شیئر کرنے کا مقصد صرف اتنا ہے کہ میں آپ کو بتا سکوں کہ انسان کے لیے سب سے زیادہ اہم کیا ہے؟ آپ کہیں گے کہ یہ تو ہر کوئی کہتا ہے کہ انسان اپنا کیریئر بنائے دوسروں سے نرمی سے بات کرے اچھا اخلاق رکھے وغیرہ وغیرہ۔۔۔

لیکن میں یہاں یہ نہیں بتا رہی۔ میں یہاں آپ کو کچھ اور بتانا چاہتی ہوں۔ تو میں آپ کو بتاتی ہوں اپنے بارے میں۔۔۔

میرا نام نورِ ثبات ہے۔ میرا نام میرے بابا نے رکھا تھا۔

ہماری ایک چھوٹی سی فیملی تھی۔ میں میرا بھائی محمد وقار جلیل میرے بابا جلیل احمد اور میری امی فاطمہ جلیل ہم اتنے ہی لوگ تھے۔ ہماری فیملی چار لوگوں پر مشتمل تھی۔ ہماری زندگیاں ایک دوسرے کے گرد گھومتی تھیں۔ میرے والد اور والدہ

www.novelsclubb.com

کی پسند کی شادی تھی اس لیے رشتے دار کم ہی ملتے تھے۔ مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ میرے ماموں، چاچو، پھوپھو، خالہ کہاں رہتی ہیں اور ان کے کتنے بچے ہیں۔ بہر حال ہم صرف چار لوگ تھے۔ اور ایک خوشحال زندگی گزار رہے تھے تب تک جب تک میرے بابا زندہ تھے۔

میں اور میرا بھائی بہت لائق تھے ہمیشہ اچھے نمبر لیتے تھے۔ میں اپنے بھائی کی طرح کتابی کیڑا نہیں تھی۔ لیکن اچھے نمبر زلیتی تھی۔ میری زندگی کے بہت مقصد تھے جو کہ ہر لڑکی کے ہوتے ہیں۔ مثلاً میں چاہتی تھی میرے پاس ہر طرح کے کپڑے ہوں۔ میں مختلف شہروں ملکوں میں جاؤں اپنی زندگی گھوم پھر کر انجوائے کرو اور جب سب مجھے مل جائے اس کے بعد شادی کر کے سیٹل ہو جاؤ۔ شادی ہر لڑکی کا خواب ہوتا ہے۔ لیکن شادی زندگی کا ایک حصہ ہے پوری زندگی نہیں مطلب کہ صرف یہی نہیں کہ آپ کو بس پڑھنا ہے پھر شادی۔ اب یہاں آپ یہ بات سوچے گے کہ بھئی پہلے وقتوں میں تو عورتیں گھر کی ذمہ داریاں سنبھالتی تھیں۔

میں بھی اس بات پر متفق ہوتی اگر یہ پہلا دور ہوتا اس دور میں ویسے لوگ موجود نہیں ہیں جو پہلے دور میں ہوتے تھے۔ میں نے اپنے ارد گرد ایسی عورتیں دیکھی ہیں جو یہ سمجھتی ہیں کہ مرد کا دو وقت کی روٹی دینا بہت بڑی بات ہے اس کے بدلے میں اب چاہے وہ آپ پر ہاتھ اٹھائے یا لان تان کرے عورتیں اپنے آپ پر خود ظلم کرنے کی اجازت دیتی ہیں وہ خود اپنے آپ کو اپنے سے وابستہ مردوں پر بوجھ سمجھتی ہیں۔ جو لوگ اس بات پر فتوی اٹھاتے ہیں کہ بھئی لڑکی کی شادی کرو عمر نکلتی جا رہی ہے اسلام تو یہ نہیں کہتا وغیرہ وغیرہ۔۔ وہ لوگ اس بات پر فتوی کیوں نہیں اٹھاتے کے عورت مرد کی ذمہ داری ہے اس پر بوجھ نہیں۔ خیر میری خواہش کی لسٹ کے آخر میں شادی تھی۔

میں ہمیشہ سے ایک بزنس وومن بنا چاہتی تھی۔ میرے کمپیوٹر سکلز بہت اچھے تھے اور پروگرامینگ میں بھی میں بہت اچھی تھی۔ میں جب میٹرک میں تھی تو میں نے پہلی دفعہ پروگرامنگ کی اور تب مجھے اپنے اندر کے ٹیلنٹ کا پتا چلا پھر میں نے اپنی

www.novelsclubb.com

زندگی میں بہت سے گول بنائے۔ جن میں فرسٹ پر آرٹیفیشل انٹیلیجنس تھی۔ میں اپنی زندگی میں سب کچھ حاصل کرنا چاہتی تھی۔

میرے بابا ایک پرائیویٹ سیکٹر میں کلرک تھے۔ میں ایک میڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی ہوں۔ میرے والد کی جتنی تنخواہ تھی اس میں بھی ہمارا اچھا خاصا گزارا ہو رہا تھا۔ ہماری فیس گھر کے اخراجات بابا سب کچھ بہت اچھے سے مینج کر لیتے تھے۔ میرا بھائی سی-اے کر رہا تھا اور میں نے ابھی یونیورسٹی میں اے-آئی میں داخلہ لیا تھا۔ سب ٹھیک جا رہا تھا۔ میرے دو سمیسٹرز کلیر ہونے والے تھے۔ سب کچھ ٹھیک تھا زندگی پر سکون تھی۔ ہر چیز حاصل کرنا ممکن لگتا تھا مگر سب کچھ ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر ایک دن جب میں یونیورسٹی سے واپس آئی تو دیکھا گھر پر تالا لگا ہوا تھا۔ میں زیادہ دیر باہر کھڑی نہیں رہ سکتی تھی اس لیے اپنے پڑوس میں ایک آنٹی کے گھر چلی گئی۔ وہ ایک بہت اچھی نرم مزاج خاتون تھیں۔ انھوں نے مجھے اندر بولا لیا اور میری

بہت اچھی مہمان نوازی کی۔ کھانا کھانے کے بعد میں کافی دیر انتظار کرتی رہی لیکن کسی کا کوئی عطا پتا نہیں وکی فون نہیں اٹھا رہا تھا امی کا فون ویسے ہی خراب تھا اور بابا کا فون بند جا رہا تھا۔ انتظار کرتے کرتے کب میری آنکھ لگ گئی مجھے پتا ہی نہیں چلا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد میری آنکھ کچھ آوازوں سے کھولی۔ جو شاید باہر صحن سے آ رہی تھیں۔ آنٹی کے شوہر گھر آگے تھے اور اب شاید غصے میں تھے اور آنٹی پر برس رہے تھے۔ جس کمرے میں میں موجود تھی اس کا دروازہ آدھا کھولا ہوا تھا۔ میں دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی یہاں سے صحن کا منظر صاف دیکھائی دیتا تھا۔ آنٹی کے شوہر ان پر چیلا رہے تھے۔ ان کا لہجہ بہت برا تھا۔ وہ اپنے شوہر کو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں کہ اندر جلیل بھائی کی بیٹی ہے آہستہ بولو۔

میں نے زندگی میں پہلی بار کسی مرد کو کسی عورت پر چیلاتے دیکھا تھا حتیٰ کہ میرے بابا نے اور میرے بھائی نے بھی آج تک ہم سے اونچی آواز میں بات نہیں کی یہ میرے لیے ایک حیرت کی بات تھی۔ میں سوچ رہی تھی کہ اگر مرد اور

www.novelsclubb.com

عورت کو اللہ نے برابر کے حقوق دیئے ہیں۔سب کو ایک سا پیدا کیا ہے تو سب کا نظریہ کیوں مختلف ہے۔پھر میرے فون کی گھنٹی بجی تو میں دروازے سے ہٹ گئی اور موبائل اٹھایا تو دیکھا وکی کی کال تھی۔

"کہاں ہو؟میں گھر کے باہر ہوں۔"

"آرہی ہوں۔"

یہ کہہ کر میں نے اپنی چیزیں سمیٹی اور آنٹی سے اجازت طلب کرتی گھر آگئی۔گھر آ کر پتا چلا کہ بابا کو ہاٹ آٹیک ہوا تھا اور یہ خبر سننے کے بعد جیسے میرے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔زندگی میں بعض دفعہ بہت کچھ ایسا ہوتا ہے جس کے بارے میں نا ہم نے کبھی سوچا ہوتا ہے اور نا اس کی امید ہوتی ہے۔ساری رات ہسپتال میں جاگ کر گزار دی۔

بابا کو کافی دیر سے دل کا مسئلہ تھا اور پہلے بھی ہاٹ اٹیک ہو چکا تھا تب ہم بہت چھوٹے تھے۔اس لیے بابا کو کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا تھا۔ڈاکٹرز کہہ رہے

تھے دعا کریں یعنی اگر دعا نا کی اور اگر دعا کی اور قبول نا ہوئی تو.....اس سے آگے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

جاگنے کی وجہ سے طبیعت بوجھل تھی اسی لیے میری ہلکی سی آنکھ لگ میرا سر امی کی گود میں تھا اور میں وہی بنچ پر پاؤں اوپر کیے لیٹی تھی۔

بابا میرے سامنے موجود تھے میرا ہاتھ پکڑے وہ میرے آنسو صاف کر رہے تھے۔

" اپنا خیال رکھنا نور۔۔۔"وہ مجھے اپنا خیال رکھنے کو کیوں کہہ رہے تھے۔

" میں جا رہا ہوں اپنا خیال رکھنا۔۔۔"

اور میں بس انھیں دیکھے جا رہی تھی میں انھیں روک نہیں پا رہی تھی سارے الفاظ جیسے ختم ہو گئے تھے۔میں انھیں روکنا چاہتی انھیں کہنا چاہتی کہ آپ کے بغیر میں کچھ نہیں ہوں مگر زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی اور پھر وہ مجھے دھول میں گم ہوتے دیکھائی دیئے اور پھر وہ کھو گئے ہمیشہ نا ملنے کے لیے۔۔۔

میں فوراً اٹھ بیٹھی چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔اس سے پہلے کے امی مجھ سے کچھ پوچھتیں میں نے خود کو بھاگتا ہوا محسوس کیا جب میں ہسپتال کے کمرے میں پہنچی تو مجھے نہیں یاد کہ وہاں کوئی تھا کہ نہیں مجھے بس اتنا یاد تھا کہ میرا باپ جس کی سانسوں کے ساتھ میری سانسیں جوڑی تھیں وہ سانس نہیں لے رہا تھا۔میں بابا کے کندھے کو ہلا رہی تھی انھیں اٹھا رہی تھی وہ نہیں اٹھ رہے تھے وہ میری بات نہیں سن رہے تھے۔چینخ رہی تھی چلا رہی تھی وکی میرا ہاتھ پکڑے مجھے پیچھے کر رہا تھا اور میں اس کی منت کر رہی تھی کہ "خدا کے لیے میرے باپ کو اٹھا دو میرا دل بند ہو جائے گا وکی خدا کے لیے کچھ کرو بابا کو اٹھاؤ انھیں کہو میں ان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکوں گی۔۔۔"میں وکی کے کندھے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی وہ بھی رو رہا تھا لیکن اس وقت وہ میرے سر پر ہاتھ رکھے مجھے ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ وقت بہت مشکل تھا جب میرے رونے پر مجھے چپ کروانے والا موجود نہیں تھا۔ یہ صدمہ بہت بڑا تھا۔اس وقت مجھے لگتا تھا کہ میں بابا کے بغیر مر جاؤں گی لیکن میں زندہ ہوں اور جی رہی ہوں۔

بابا کے انتقال کے بعد ہماری زندگیوں میں بہت تبدیلی آئی تھی۔امی بہت چپ چپ رہنے لگی تھیں وکی ویسے ہی پڑھائی میں گم رہتا تھا اس کے پاس ایک یہی بہانہ تھا بابا کی یادوں سے فرار ہونے کا لیکن میرے پاس تو یہ بہانہ بھی نہیں تھا۔میرا پڑھائی سے دل اچاٹ ہو گیا یونیورسٹی جانے کا بھی دل نہیں کرتا تھا ہر وقت دل اداس رہتا تھا ہر وقت بابا کی یاد ستاتی تھی خاص طور پر ہر روز نماز کے وقت جب وہ مجھے ہر اذان کے بعد یاد کرواتے کے نماز کا وقت ہو گیا ہے۔میں بلکل ٹوٹ کر رہ گئی تھی۔

گھر کے حالات بھی کچھ ایسے تھے۔امی کی سیونگ سے بہت مشکل گھر چل رہا تھا۔پھر ایک دن امی کی عدت کے بعد بابا کے ایک دوست آئے اور انھوں نے امی

سے کہا کہ وہ وکی کو بابا کی جگہ کام پر لگا دیں۔ان کے جانے کے بعد میں امی سے کافی دیر بحث کرتی رہی کہ وکی کو پڑھنے دیں اگر وہ جاب کے ساتھ ساتھ پڑھائی کرے گا تو دونوں طرف توجہ نہیں دے پائے گا۔اس کی جگہ میں جاب کر لیتی ہوں۔جیسے بھی کر کے امی کو منایا اب وکی کو منانا امی کا کام تھا۔

بابا پتا نہیں سب خرچ کیسے مینج کرتے تھے۔میں نے یونیورسٹی چھوڑ دی اس لیے کہ اتنی فیس کون بھرے گا میں نے اوپن کے تھرو بی-اے کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ویسے بھی بابا کے جانے کے بعد میں نے محسوس کیا تھا کہ میری دلچسپی پروگرامنگ سے اے-آئی سے بلکل بلکل ختم ہو گئی ہے۔مجھے اپنا آپ بے مول لگنے لگا تھا مجھے لگتا تھا اب مجھ میں کوئی ٹیلنٹ نہیں رہا مگر پیسہ پھر بھی مجھے چاہیے تھا۔اس لیے میں نے سوچا کہ بابا کی جگہ میں کام کر سکتی ہوں۔

امی نے پتا نہیں وکی کو کیسے منایا تھا مگر اس نے کچھ بھی نہیں کہا تھا اور اب میں ایک مہینے کے بعد آفس جوائن کرنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

آفس کا پہلا دن بس ٹھیک ہی گزرا اور میں جانتی تھی آنے والے دن بھی ایسے ہی گزرنے والے تھے میرا تعارف میرے بابا کے نام سے کیا جا رہا تھا اور یہی وجہ تھی کہ سب مجھ سے بہت عزت اور پیار سے بات کر رہے تھے۔ سب بہت اچھے تھے لیکن ایک لڑکی کے جو مجھے بہت عجیب لگی وہ فریہ تھی۔

وہ مجھ سے تھوڑی ہی بڑی اور ایک نوجوان لڑکی تھی میری اس سے زیادہ بات بھی نہیں ہوئی تھی اس کی اور میری ایک ہی پوسٹ تھی اور تنخواہ بھی۔ پھر بھی وہ اتنی موڈرن تھی بیرینڈڈ کپڑے پہنتی تھی۔

شروع شروع میں مجھے اس کی طرف دیکھ کر کوئی رشک نہیں آتا تھا۔ مگر دو سال بعد جب میں نے نوٹ کیا کہ میں تو بس جاب کی ہو کر رہ گئی ہوں۔ میں نے بی-بی-اے دو سال کا چوز کیا تھا اور اب میرے آخری سمیسٹر کے فائنلز بھی ہو چکے تھے اور اب اس جاب کو چھوڑنا بہت مشکل تھا۔ اس سے با مشکل گھر کے اخراجات پورے ہو رہے تھے اور اس وقت مجھے احساس ہوا تھا کہ بابا نے کیسے گھر کو سنبھالا

ہوا تھا۔میرے بھائی کا سی-اے ختم ہونے والا تھا اس سے پہلے مجھے اپنے لیے کوئی گول سیٹ کرنا تھا۔میری زندگی کے سب گولز میں سے سب سے اہم بزنس کرنا تھا۔اس کے لیے مجھے پیسہ چاہیے تھا جو میں ان حالات میں تو بلکل بھی جمع نہیں کر سکتی۔مجھے اس وقت اپنا آپ ایک نکما پن محسوس ہو رہا تھا۔

اور پھر مجھے فریہ سے رشک آنے لگا۔اور میرے دماغ میں ایسے سولات آنے لگے تھے۔مجھے تجسس ہونے لگا تھا کہ آخر وہ کیسے سب مینج کرتی ہو گی آخر کو اس کی بھی بہت سی ذمہ داریاں ہو گئیں اور پھر ایک دن میں نے اس سے پوچھنے کا فیصلہ کر لیا۔

وہ اپنے ڈیسک پر کچھ فائلز ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھی۔

"فریہ!۔۔۔"میرے پکارنے پر اس نے پہلے سر اٹھایا اور پھر حیرت سے مجھے دیکھا ۔میں پہلی بار اس سے اس طرح مخاطب ہو رہی تھی ورنہ ہماری سلام دعا کے علاوہ ان دو سالوں میں کبھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

"ہاں آؤ۔۔۔" میں اس کے سامنے پڑی کرسی کو دھکیل کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر معمول کی باتیں کرتے رہے۔

اور پھر اس نے مجھے بتایا کہ وہ بیوہ ہے اور اس کا ایک بیٹا اور بیٹی بھی ہے۔ مجھے حیرت کا جھٹکا لگا تھا کہ ایک بیوہ جس کہ سر پر کوئی مرد نہیں وہ کیسے اپنے بچوں کی ذمہ داریاں سنبھال رہی تھی۔ وہ بھی تو اتنی ہی تنخواہ کے ساتھ اپنا گھر چلاتی ہو گی پھر بچوں کی پڑھائی کے خرچے۔۔ پہلی بار مجھے وہ ایک عظیم عورت لگی تھی۔ حقیقت میں میں اس سے متاثر ہوئی تھی۔

اس وقت اس سے کسی بھی متعلق سوال پوچھنا بے کار تھا سو میں نے اس سے کچھ نہیں پوچھا۔ کچھ ہی دیر میں ہماری کافی اچھی بن گئی مجھے گھر ڈروپ بھی اسی نے کیا۔

گھر پہنچ کر میں کھانا کھائے بغیر سونے کے لیے لیٹ گئی۔ کچھ دنوں سے تو میرا معمول ہی بن گیا تھا کہ اکڑے لہجے میں گھر والوں سے بات کرنا بات بات پر کھانا چھوڑ کر اٹھ جانا اور ساری رات جاگتے رہنا۔ یہ راستہ اختیار کرنا میری چوائس تھی

مگر مجھے صرف پیسے چاہیے تھے جس سے میں اپنا بزنس کر سکوں۔اور پھر ساری رات میرے ذہن میں ایک ہی بات تھی کہ فریہ سب کچھ کیسے مینج کرتی ہے کہ اس کے پاس اپنی گاڑی ہے اس کی لائف کے بارے میں سوچتی رہی۔

اب تو یہ میری زندگی کا معمول بنتا جا رہا تھا۔میں آفس میں زیادہ تر وقت فریہ کے ساتھ رہتی تھی اور گھر بھی وہی مجھے ڈروپ کرتی تھی۔چھٹی کے دن ہم کسی پارک میں کسی ہوٹل میں یا پھر کسی شاپنگ مال چلے جاتے اور سارے بل فریہ ہی پے کرتی شروع شروع میں میں جھجکتی تھی مگر وقت کے ساتھ میں بھی اس کے ساتھ بے تکلف ہونے لگی۔ہماری دوستی کو دو مہینے تو گزر چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایک دن میں اور فریہ ایک پارک میں بیٹھی تھیں اس دن آفس کا اوف تھا اس لیے ہم کچھ دیر کے لیے پارک چلے گئے۔فریہ کے دونوں بچے بھی ساتھ میں ہی تھے وہ ایک سائیڈ پر کھیل رہے تھے اور ہم دونوں بنچ پر بیٹھی تھی۔اور پھر اس دن میں نے فریہ سے وہ سوال پوچھا جو ہر وقت میرے دماغ میں رہتا تھا۔

"مجھے تم پر رشک آتا ہے فریہ۔ تمہارا لائف سٹائل سب کچھ تم کتنے اچھے سے مینج کرتی ہو۔ تم یہ سب کیسے کر رہی ہو؟ مطلب میں تمہاری جگہ ہوتی تو ہمت ہار جاتی۔۔۔"

"اللہ نا کرے کہ تم میری جگہ ہو۔ تم خوش نصیب ہو تم پر کوئی ذمہ داریاں نہیں ہیں۔"

"مجھ پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں فریہ تم نہیں جانتی میں کس طرح ان پیسوں پر گزارا کرتی ہوں جو آفس سے ملتے ہیں۔"

"تم پر اولاد کی ذمہ داریاں نہیں ہیں نور اولاد بہت بڑی آزمائش ہوتی ہے۔" اس کا لہجہ میرے لیے انجان تھا۔ وہ گویا ایک بے بس انسان کی طرح بات کر رہی تھی۔

"تم نے کہا تمہارے لیے مشکل ہے ان پیسوں میں گزارا کرنا جو تمہیں آفس سے ملتے ہیں۔ میرے لیے بھی اتنا ہی مشکل ہے نور۔۔"

"پھر تم یہ سب کچھ کیسے کرتی ہو؟" یہ تو طے تھا میرے اندر کا تجسس مجھے سوال پر سوال کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"تم جان کر کیا کرو گی؟ "

"میں بھی اتنے پیسے کمانا چاہتی ہوں۔" اب میرے اندر کا لالچ مجھے جینے نہیں دے رہا تھا۔

"کیا تم میں اتنا حوصلہ ہے؟ "

"میں سب کچھ کر سکتی ہوں۔" فریہ کافی دیر میری طرف دیکھتی رہی۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا۔

"دیکھو نور پیسہ ہر وقت ہر ایک کی ضرورت ہوتا ہے۔ اگر آپ کے پاس پیسہ نہیں تو یہ جو خواب ہم دیکھتے ہیں ہم کبھی پورے نہیں کر سکتے۔ ہمیں کبھی اپنے لیے پیسہ

www.novelsclubb.com

چاہیے ہوتا ہے تو کبھی دوسروں کے لیے۔۔"میں سر کو سمجھنے والے انداز میں ہلاتی رہی

"اس لیے مجھے لگتا ہے کہ پیسے حلال طریقے سے کمائے جائیں یا حرام طریقے سے اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔"اور پھر تب مجھے لگا کہ کچھ غلط تھا۔ مگر میں پھر بھی اسے سننا چاہتی تھی۔

"میں اپنی تنخواہ کے علاوہ ہر روز کا پندرہ ہزار کماتی ہوں صرف دو گھنٹوں میں تم جاننا چاہتی ہو؟"میں نے سر کو اثبات میں ہلایا میں ابھی بھی جاننا چاہتی تھی۔

"تمہیں lesbians کے بارے میں پتہ ہے۔"

"نہیں۔۔"میں نے پہلی بار فریہ کے منہ سے ہی یہ لفظ سنا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے غلط نا سمجھنا نور میں روز کا پندرہ ہزار روپے کماتی ہوں وڈ آؤٹ فیس ویڈیو کال پر "میں دم سادھے اسے دیکھتی رہی وہ کیا بول رہی تھی کیا کہہ رہی تھی مجھ بیوقوف کے دماغ میں کچھ کچھ آنے لگا تھا۔

"میرے پاس تیس لاکھ سے زیادہ جمع ہو گئے ہیں۔ تمہیں اس میں بہت فائدہ ہو گا۔ تمہیں پیسے چاہیے حلال طریقے سے آئیں یا حرام طریقے سے اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔"

"میں سمجھی نہیں؟"حالانکہ سمجھ تو میں سب گئی تھی مگر صاف لفظوں میں سننا چاہتی تھی۔

" تمہیں کال پر بات کرنی ہو گی لوگوں سے "

"یومین ٹو سے مردوں سے۔۔۔"اس نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا

"یہ ایک معمولی سی بات ہے میں تمہیں تمہاری عزت تو داؤ پر لگانے کا نہیں کہہ رہی۔۔۔"

"جسٹ شٹ اپ" وہ بول رہی تھی اور مجھ سے سنا نہیں جا رہا تھا میں جتنا اونچا بول سکتی تھی میں بولی تھی۔ ارد گرد موجود کچھ لوگوں نے بھی دیکھا مگر مجھے ہوش کہاں تھی۔

"تم اس طرح پیسے کماتی ہو تم اس طرح اپنے بچوں کی ضروریات پوری کر رہی ہو اور میں تمہیں ایک عظیم عورت سمجھ رہی تھی۔ تم حرام کھاتی اور حرام کھیلاتی ہو اور کہہ رہی ہو اس میں کوئی فرق نہیں"

"اولاد آزمائش ہوتی ہے نور پر میں کچھ غلط نہیں کر رہی اپنے بچوں کی خوشیاں پوری کرنا فرض ہے اور میں اسے ہی تو ادا کر رہی ہوں۔"

" یہ غلط ہے بلکہ گناہ ہے فریہ "

" میں نے کہا ناکہ خواہشات کی تکمیل کے لیے حلال حرام میں کوئی فرق نہیں "

" تم پاگل ہو تم میں شرم غیرت سب ختم ہو گیا ہے ۔"

وہ میری بات نہیں سمجھ سکتی تھی اور اس سے زیادہ میں سن نہیں سکتی تھی پھر میں مزید کچھ سنے اٹھ گئی وہ مجھے پیچھے سے پکارتی رہی مگر میں اسے نہیں سننا چاہتی تھی۔

اگلے دن جب میں آفس گئی تو میرا خیال تھا کہ وہ مجھے مخاطب بھی نہیں کرے گی مگر وہ میرا انتظار کر رہی تھی۔

" نور میری بات سنو ایک دفعہ بات تو سن لو"

جو مرضی اختلافات صحیح مگر وہ مجھے پھر بھی عزیز تھی اور ایک دوست کی حیثیت سے میں اسے سمجھا بھی سکتی تھی اس لیے میں نے اس کی بات سننے کا فیصلہ کر لیا۔

"دیکھو یہ غلط تو نہیں کہ آپ کی وجہ سے کسی کے چہرے پر مسکراہٹ آئے یہ تو ثواب کا کام ہے۔ میں جو کچھ کر رہی ہوں اپنی اولاد کی محبت میں کر رہی ہوں اور

www.novelsclubb.com

اپنوں کی خوشیوں کو پورا کرنا غلط تو نہیں ہوتا۔ تمہارے بہت سے خواب ہو گئیں جن کو تم پورا کرنا چاہتی ہو تو اگر تم اپنی کامیابی کے لیے یہ طریقہ اپناؤ تو اس میں کوئی برائی تو نہیں مطلب اگر تمہیں لگتا ہے کہ یہ غلط ہے تو بعد میں توبہ کر لینا سوچنا ضرور"

"تم جو بھی کہو مگر فریہ یہ غلط ہے۔"

"لوگ تو بہت کچھ کرتے ہیں یہ تو ایک کال ہی ہو گی اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ جب کسی کو پتا ہی نہیں چلے گا تو ٹینشن کیسی۔ مجھے تمہارے فیصلے کا انتظار رہے گا۔"

وہ یہ کہہ کر رو کی نہیں اٹھ کر چلی گئی اور میری خواہشات کے گرد کی دیواروں کو اونچا کر گئی۔

اب میری ایک اور رات فریہ کو سوچ کر گزری۔

وہ یہ سب اولاد کی محبت میں کر رہی تھی۔اس نے صحیح ہی تو کہا کہ اپنوں کی خوشیوں کو پورا کرنا غلط تھوڑی ہے۔اپنے خوابوں کو پانے کے لیے کچھ کرنا غلط تو نہیں۔یہ وہ واضحتیں تھیں جو میں خود کو دے رہی تھی۔ہم جب بھی کوئی گناہ کرتے ہیں غلطی کرتے ہیں تو ہم اسے جسٹیفائی کرتے ہیں بجائے اس کے کہ ہم غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح کہیں ہم خود کو مار جن دیتے رہتے ہیں۔ہمارا ضمیر ہمیں جتنا مرضی روکے ہم پھر بھی اسے اگنور کرتے ہیں کیونکہ ہم نے اپنے گرد اپنی خواہشات کے ساتھ دیوار یں کھڑی کر رکھی ہوتی ہیں جو ہمیں صحیح اور غلط میں تمیز بھولا دیتی ہیں۔میں نے بھی اپنے گرد ان پیمانوں کو اتنا بلند کر رکھا تھا کہ کوئی چاہ کر بھی ان میں جھانک نہیں سکتا تھا۔اور پھر ان خواہشات نے میرا روخ گناہوں کی جانب موڑ دیا۔میں صبح تک اپنے ضمیر کے ساتھ بغاوت کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔میں نے ان گناہوں کی دستک پر دروازہ کھول دیا تھا۔

جب میں صبح آفس گئی تو میں نے فریہ کو اپنے فیصلے سے آگاہ کیا میں نے اسے بتایا کہ میں نے اس گناہ کو کرنے کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔

وہ خوش تھی ہلاکے اگر وہ میری اچھی دوست ہوتی تو مجھے روکتی کہ جن گناہوں کی دلدل میں میں پھنس چکی ہوں تم اس کے سائے سے بھی دور رہو۔

ایک اچھا دوست تو وہ ہوتا ہے کہ وہ آپ کے حق میں اچھا رہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپ کا دشمن نا بن جائے جس کے لیے آپ کی کامیابی اس کی اپنی کامیابی جیسی ہو۔ جو آپ سے جیلس نا ہو آپ کے لیے اپنے دل میں کوئی منافقت نا رکھے آپ کے ساتھ مشکل وقت میں بھی کسی سائے کی طرح ساتھ رہے مگر آج کل کے دور میں اچھے دوست کا ملنا بہت مشکل ہے، اور اگر مل جائے تو اس کی قدر کرنا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ فریہ میری اچھی دوست نہیں تھی اگر ہوتی تو میں شاید اتنی ذلت نا اٹھاتی۔ خیر میں رضامند ہو چکی تھی۔ اور پھر فریہ نے بتایا کہ وہ شام کو مجھے

www.novelsclubb.com

کال کرے گی۔مجھے لسبیانس کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا تھا اور نا میں نے جانے کی کوشش کی۔

شام کو مجھے ایک انون نمبر سے ویڈیو کال آئی میں بہت زیادہ الجھن کا شکار تھی۔فریہ مجھے بتا چکی تھی کہ شام کو کال آئے گی اور یہ بھی کہ وہ میرے ساتھ نہیں ہوگی میں بے وقوف اس کی ہر بات کو مانتی رہی۔کال تو میں نے رسیو کر لی ایک بھاری گھمبیر سی آواز تھی اور کہا صرف اتنا تھا کہ "تھوڑی دیر ہولٹ کریں "میں ایک گھنٹہ موبائل ہاتھ میں لیے بیٹھی رہی اور پھر ایک گھنٹے بعد کال بند کر دی۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن جب میں آفس گئی تو فریہ نے میرے ہاتھوں میں نوٹوں سے بھرا ہوا لفافہ پکڑایا یہ پندرہ ہزار نہیں تھے اس سے زیادہ رقم تھی اور یہ رقم اصولاً میرے بینک آکاونٹ میں آنی چاہیے تھی مگر میں نے پھر بھی فریہ کی باتوں پر یقین کر لیا۔اس نے مجھے کہا کہ

"تم نے ایک گھنٹہ ویٹ کیا تم تو کال پر تھی۔اس لیے اس نے رات میں ہی آماونٹ میرے آکاونٹ میں ٹرانسفر کر دی۔"جب کہ میں اپنا آکاونٹ نمبر پہلے ہی فریہ کو بتا چکی تھی۔اوراس کی دوسری بات میرے لیے نا گوار تھی۔

" آج تم اس سے فیس ٹو فیس بات کرو گی۔ "

" یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟میں نہیں کر سکتی۔"

"دیکھو یار تم پردہ تو کرتی نہیں ہو تو پھر مسلہ کیا ہے اور کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا

ہے۔"وہ مجھے کیا کھونے کا کہہ رہی تھی یہ بات اس وقت میری سمجھ سے باہر تھی۔

"اچھا چلو چھوڑو ان باتوں کو یہ لو اپنے پیسے اور آج مجھے ٹریٹ دو ۔"

میں نے کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اس کے ہاتھ سے لفافہ پکڑا یہ حرام کی پہلی کمائی تھی جو میرے ہاتھوں میں تھی اور نا جانے ایسی کتنی اور رقمے میرے ہاتھوں میں آنے والی تھیں اور پھر اسی وقت مجھے اپنے کندھوں پر بوجھ سا محسوس ہونے لگا۔

فریہ کے ساتھ ہوٹل سے لے کر مال تک میں ایک گلٹ کا شکار تھی جانتی بھی تھی کہ یہ غلط ہے مگر پھر بھی اپنی خواہشات کو اپنی پہلی ترجیح بنائے بیٹھی تھی۔ واپسی پر فریہ مجھے گھر ڈروپ کر کے چلی گئی۔ اور میں رات تک خاموش سی اپنے کمرے میں بیٹھی رہی۔

اس کے بعد میری زندگی کے سیاہ دن شروع ہو گے تھے۔ میں ہر روز رات کو ویڈیو کال پر بات کرنے لگی۔ مجھے نمازوں میں سکون ملنا ختم ہو گیا کبھی کبھار تو میری نمازیں بھی رہ جاتی۔ ہر دن سوچتی رہی کہ توبہ کر لیتی ہوں چھوڑ دیتی مگر پھر خود کو دلیل دیتی کہ کوئی نا تم مجبور ہو مگر انسان گناہ کرنے کے لیے کبھی بھی مجبور نہیں ہوتا۔

میری زندگی کے دن ایسے ہی گزرتے گے۔ میرا لائف سٹائل بھی فریہ جیسا ہو گیا۔ پہلے جو توبہ کا خیال آتا تھا وہ بھی چلا گیا۔ گھر والوں کو یہ کہہ دیا کہ میں کوئی آنلائن کام کر رہی ہوں اس سے پیسے آتے ہیں۔ سب آسائشات آتی گئیں مگر سکون چلا گیا ضمیر بق گیا۔

ایک دن آفس کا اوف تھا اور میں گھر پر ہی موجود تھی اچانک دروازہ بجا اور پھر شور کوئی اندر زبردستی گھوس آیا تھا۔ شور کی آواز سنتے میں باہر بھاگی صحن میں پولیس اہلکار موجود تھے وہ نورِ ثبات کا پوچھ رہے تھے۔ مجھے آتا دیکھ وکی نے میری طرف اشارہ کیا اور پھر ایک لیڈی آفیسر میری طرف بھری اور میرے ہاتھوں پر ہتھکری لگا نے لگی۔ پولیس اہلکار بول رہا تھا کہ میرے خلاف ایلیگل کام کرنے پر کسی نے انھیں ثبوت کے ساتھ ایف آئی آر کٹوائی ہے۔ میں بلکل سن رہ گئ وکی انھیں روکنے کی کوشش کر رہا تھا اور میں کسی جدوجہد سے عاری ان کے گھسٹے جانے پر ان

کے پیچھے چل رہی تھی۔گھر سے نکلتے وقت جس آخری شخص کا میں نے چہرہ دیکھا تھا وہ امی تھیں۔

گھر کے دروازے کے باہر سب محلے والے موجود تھے۔آہ کیا شرمندگی تھی وہ منظر میری زندگی پر جیسے نقش ہو گیا۔ہم لڑکیاں بھی کیا چیز ہوتی ہے کبھی اپنے باپ کی عزت بچانے کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار ہو جاتی ہیں اور اگر انھیں ذلیل کروانے پر آئیں تو ان کی پگڑی تک کی لاج نہیں رکھتیں۔یہ دن میری زندگی کے بھیانک دن تھے۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ دوستی اتنا ذلیل ورسوا بھی کرتی ہے جتنا ان دنوں میں ہوئی۔ میرے خلاف لڑکیوں کو پہلے اپنے ساتھ کام کرنے پر آمادہ کرنے اور نا ماننے پر انھیں بلیک میل کر کے پیسے ہتھیانے کی ایف آئی آر کٹی تھی۔ثبوتوں کے طور پر وہ تصویریں دی گئی تھیں جو ایڈٹ شدہ تھیں۔ان سب تصویروں میں کسی نا کسی لڑکی سے پیسے پکڑتی نظر آرہی تھی۔ہر تصویر میں لڑکیاں مختلف تھیں۔یہ صرف میں

ہی جانتی تھی کہ سب میں فریہ ہی موجود تھی۔اس کے علاوہ میرے آکاونٹ کی ٹیٹیلز جن میں میں ہر روز پیسے جمع کرواتی تھی۔ میں بہت برے طریقے سے بھنسی تھی۔میں بیوقوف سمجھ ہی نہیں پائی کے وہ کیوں میرے آکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر نہیں کرتی تاکہ یہ پتا نا چلے کے کس آکاؤنٹ سے پیسے آتے ہیں۔وہ کام جو میں کر رہی تھی وہ

lesbians میں نہیں آتا تھا۔ کیونکہ مجھے اس بارے میں پتہ نہیں تھا،

اس لیے میں نے کبھی غور ہی نہیں کیا۔میرا دوستی میں سب کچھ لٹ گیا تھا۔میں جانتی تھی کہ محلے والے میرے بھائی اور ماں کا جینا حرام کردیں گے انھیں بہت سی باتیں برداشت کرنی پڑیں گی۔

میں جیل میں بےتاثر بیٹھی تھی اس وقت میرا دل کر رہا تھا خود پر ہنسو خود کے ضمیر کو بیچ دیا میں نے میں کیسی عورت کیسی انسان ہوں۔روپے پیسوں کے لیے اپنا سودا

کر لیا۔میں چاہتی تھی فریہ میرے سامنے ہو میں اس سے پوچھو کہ دوستی میں اندھا اعتماد کرنے کا یہ صلہ ملتا ہے۔

ابھی میں ان سوچو میں تھی جب مجھے قدموں کی چھاپ سنائی دی میں سر اٹھا کر دیکھا تو پولیس کی وردی پہنے وہ اندر داخل ہوا میں اسے نہیں پہچانتی تھی۔وہ میرے سامنے آ کھڑا ہوا اس کی آنکھیں سرخ تھی اور عجیب سے ابھار جیسے کچا گوشت ہو مجھے اس کی آنکھوں سے خوف آ رہا تھا۔

"شکل سے تو معصوم لگتی ہو پر ہو پوری ایٹم "اس کی آنکھیں کم تھیں جواب وہ اس بکواس پر اتر آیا تھا مگر میں جانتی تھی میں اپنی عزت گواہ چکی ہوں۔اب مجھے ایسی بہت سی باتیں برداشت کرنی تھیں۔

"ویسے کام بڑے کچے ہیں تمہارے کبھی ہمیں بھی خدمت کا موقعہ دو مایوس نہیں کریں گے تمہیں "اس نے اپنا ہاتھ میرے گال پر رکھا اور مجھے لگا جسے کوئی جلتا انگارہ میرے گال پر رکھ دیا ہو۔یہاں میری برداشت ہی حد ختم ہو گئی اور میں نے اس

کے منہ پر تھپڑ مارا اس کی غصے سے سرخ آنکھیں اور لال ہو گئیں جیسے خون رس رہا ہو۔اس نے پلٹ کر میرے منہ کو بے دردی سے پکڑا اس کی گرفت بہت سخت تھی۔

"تیری اتنی مجال ذلیل عورت ہے تجھ جیسی عورتیں پہلے عیاشیاں کرتی ہیں پھر پارسائی کا ڈھونگ نچاتی ہیں۔" تکلیف کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آگے مگر وہ ایسے ہی کھڑا اور اس کی گرم سانسیں میرے چہرے کو چھلسا رہی تھیں۔

"سر ڈی آئی جی صاحب بولا رہے ہیں اس کی بیل آئی ہے۔" ایک اہلکار نے پیچھے سے کہا مجھے اس وقت یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے مجھے کسی نے زندگی جینے کا پروانہ دے دیا ہو۔

"اوففففف یار ایک تو یہ ڈی آئی جی نا سارا مزا خراب کر دیا لے جاؤ اسے" اس وقت مجھے اپنی ذات ایک کاغذ کے ٹکڑے سے بھی کم حیثیت کی لگ رہی تھی۔میں نے اپنی عزت و وقار سب کھو دیا۔

میرے بھائی کے کسی دوست کے ذریعے سے میری رہائی کروائی گئی۔میرے بھائی اور میری امی نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا سب نظریں چوڑا رہے تھے۔

میں آتے ہی اپنے کمرے میں بند ہو گئی اس شخص کے الفاظ میرے ذہن میں آرہے تھے اور پھر اچانک وہ سرخ آنکھیں اور وہ جلا ہوا لمس میرے ذہن میں آیا۔

میرا پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا جسم آگ برسا رہا تھا۔مجھے اپنا جسم مفلوج ہوتا محسوس ہو رہا تھا دل پر ایک بوجھ تھا ایک گلٹ تھا میں خدا کی حدود کو توڑ بیٹھی تھی۔میرا پورا جسم کپکپا رہا تھا ان لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ میں واش روم تک گئی۔

www.novelsclubb.com

میرا آج تک جن بھی مردوں کے ساتھ واسطہ تھا سب نے ہمیشہ مجھے عقیدت اور احترام کی نظر سے دیکھا تھا لیکن پچھلے دو مہینوں سے میں مردوں کی عجیب نظریں برداشت کر رہی تھی اس کا اندازہ مجھے آج ہوا تھا۔ان آنکھوں کی تپش مجھے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔میرا دل بری طرح دھڑک رہا میرا ضمیر مجھے ملامت

کر رہا تھا۔ میرے قدم مردہ ہو رہے تھے جسم سے جان نکل رہی تھی سانس بند ہو رہا تھا مجھے آکسیجن چاہیے تھی

اور پھر شاور چلا کر نیچے بیٹھتی چلی گئی۔ پانی ایک بوچھاڑ کے ساتھ میرے سر سے ہوتا مجھے پورا بگھوتا گیا دماغ کو ٹھنڈک ملی تھی مگر جو آگ سینے میں لگی تھی وہ بجھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ میرا دل کر رہا تھا میں چینخوں چیلاؤں مجھے چین میسر نہیں تھا۔ میں نے خدا کی دی ہوئی نعمتوں کا غلط استعمال کیا تھا۔ یہ تکلیف کم نہیں تھی جو میں محسوس کر رہی تھی۔

میرے ہونٹ بلکل نیلے پڑ چکے تھے اور جسم سردی کی شدت سے کپکپا رہا تھا لیکن یہ جلن جو میرے جسم کو جھلسا رہی تھی یہ کم نہیں ہو رہی تھی۔ مجھے لگ رہا تھا میں ابھی مر جاؤں گی لیکن ایک گناہگار کو اتنی جلدی موت نہیں آتی۔ دماغ ماؤف ہو رہا تھا اور پھر دماغ اندھیروں کی وادیوں میں اترنے لگا۔

جس وقت مجھے ہوش آیا تو میں ہسپتال میں موجود تھی۔ہوش میں آنے پر پتا چلا کہ مجھے نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا۔جس وقت مجھے ہوش آیا امی میرے دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں۔ہاتھ میں تسبیح پکڑے آنکھیں بند شاید مجھ پر کوئی دم کر رہی تھیں۔

میں آنکھوں میں نمی لیے انھیں دیکھ رہی تھی کتنا پاکیزہ تھا ان کا وجود میں بھی تو انھی کی بیٹی تھی پھر میں ان جیسی کیوں نہیں تھی۔

انھوں نے جب تسبیح کر کے آنکھیں کھولیں تو مجھے جاگتا دیکھ ان کے چہرے پر اتنی خوشی تھی ہاں مجھے یاد ہے ان کے چہرے پر آنے والی مسکراہٹ ان کی آنکھوں میں میرے لیے محبت۔

"نور کیسی طبیعت ہے؟سانس ٹھیک سے آرہا ہے؟" وہ میرے سر پر ہاتھ پھیرتی مجھ سے بہت محبت سے پوچھ رہی تھیں۔اور میرے آنسوؤں کی رفتار تیز ہو گئی مجھے

www.novelsclubb.com

روتا دیکھ وہ اور بھی پریشان ہو گی تھیں۔ میں نے منہ موڑ لیا میں ان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی بہت مشکل تھا ان کی طرف دیکھنا۔

"نورِ ثبات کیا ہوا ہے میرے بچے مجھے بتاؤ مجھے ڈیپنشن ہو رہی ہے۔ کہی درد ہو رہی ہے

بتاو۔" میرے دل پر موجود بوجھ میں اور اضافہ ہو گیا۔

"مجھے سے غلطی ہو گئی امی بلکہ گناہ ہو گیا۔" اس بات کو اپنے دل رکھنا زیادہ مشکل تھا۔ میں ان کا چہرہ نہیں دیکھ رہی تھی دیکھ لیتی تو شاید کچھ بول نا سکتی۔ مگر ایک بات جو میں جانتی تھی وہ یہ تھی کہ اب میں ان کی نظروں میں اپنا مقام کھو دوں گی۔

"میں نے خدا کی مقررہ حدود کو توڑ دیا امی" میں نے آنسوؤں کے درمیان کہنا شروع کیا اب کے امی کچھ نا بولیں وہ مجھے بولنے کا موقع دے رہی تھیں۔

"میں نے خدا کی دی ہوئی چیزوں کا غلط استعمال کیا میں نے خدا اور دنیا میں سے دنیا کو چنا امی میں نے منافقت کی۔ میں یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی امی میں مجبور تھی دنیا کو پانے کی خواہش نے مجھے میرے خدا سے دور کر دیا۔ میں کیا کروں امی میرا دل اس گلٹ سے بند ہو جائے گا۔ آپ جانتی ہیں میں نے کیا کیا؟"

"میں جاننا نہیں چاہتی نور۔۔۔" اس سے پہلے کے امی کچھ اور بولتیں وکی اندر آگیا امی پیچھے ہو گئیں اور میں اپنے آنسو پوچھنے لگی۔

اگلے دن مجھے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا اور گھر پہنچنے تک میرے اور امی کے مابین کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی۔ نا انھوں نے مجھ سے کوئی بات کی نا میں نے انھیں مخاطب کیا۔

مگر میں مسلسل خود سے حالتِ جنگ میں تھی۔ نماز پڑھنا بلکل چھوڑ دیا کس منہ سے خدا کے سامنے جاتی کس منہ سے معافی مانگتی۔ میرا گلٹ مجھے خدا کے سامنے نہیں جانے دے رہا تھا۔ میرے لیے بہت مشکل تھا دوبارہ روٹین کی طرف

آنا۔اس دوران گھر والوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی نا مجھ میں انھیں مخاطب کرنے کی ہمت تھی۔زندگی اب ایسی ہی گزرنے والی تھی۔

جاب سے نکال دیا گیا تھا۔یہ میرے لیے حیرت کی بات نہیں تھی کیونکہ میں جانتی تھی کہ یہ سب ہوگا۔لیکن فریہ سے میں ملنا چاہتی تھی۔پھر میں نے فریہ کے گھر جانے کا فیصلہ کیا امی کو بہت مشکل سے منایا تھا وکی کو نہیں بتایا تھا کیونکہ میں جانتی تھی وہ کبھی نا مانتا اس لیے چھپکے سے گئ تھی۔

دروازہ اس کے بیٹے نے کھولا تھا اور مجھے جانتا تھا اس لیے اندر آنے دیا فریہ کچن سے نکل رہی تھی جب مین دروازے سے مجھے آتے دیکھا وہ مجھے آتے دیکھ حیران ہوئی تھی۔شاید اسے توقع نہیں تھی کہ میں کبھی اس کے سامنے آوگی۔

"بڑی جلدی رہا نہیں ہوگئی؟" وہ میرے بلکل سامنے آکھڑی ہوئی

"کسر تو تم نے کوئی نہیں چھوڑی تھی مگر پھر بھی دیکھ لو" اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی طنزیہ مسکراہٹ۔۔

"بہت پارسا بنی تھی ناتم اور کیا کہہ رہی تھی کہ تم مجھے عظیم سمجھتی تھی اور تم کیا نکلی اب اپنے بارے میں کیا خیال ہے اب تم بدنام ہو نور ثبات "اس بات کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا کیونکہ اس میں سارا قصور میرا تھا۔

"مجھے کہا تھا ناتم نے میں گناہ کر رہی ہوں حرام اور حلال کا فرق بھول گئی ہوں۔ تم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں تم اور میں ایک جیسی ہیں تم بھی لالچی ہو۔"

"تو کیا تم نے مجھ سے بدلہ لیا؟ "مجھے اس کا لہجہ تکلیف دے رہا تھا۔

"یہی سمجھ لو "کتنی سفاکیت تھی اس وقت اس کے چہرے پر

میں گھر آکر بہت روئی زندگی اتنے مشکل موڑ پر لا کھڑا کرے گی میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔ ساری تکلیفیں ایک طرف مگر یہ جو دوستی میں مان ٹوٹا تھا اس کی تکلیف ایک طرف یہ زخم بہت گہرا تھا۔

بابا ہوتے تو میں یہاں تک نا پہنچتی بابا ہوتے تو حالات مختلف ہوتے۔ باپ کا رشتہ کتنا انمول ہوتا ہے ناوہ خود دھوپ میں خوار ہوتا رہے مگر آپ پر اس دھوپ کی ایک تپتی کرن نہیں آنے دیتا۔ آپ کو محفوظ رکھتا ہے لوگوں کی نظروں سے ان کی باتوں سے۔ باپ تپتی دھوپ میں ہوا کا وہ جھونکا ہوتا ہے جو اگر مل جائے تو زندگی جنت لگتی ہے۔ باپ کو کھودینے کی تکلیف بہت بڑی ہوتی ہے۔

میں نہیں جانتی تھی کہ زندگی میں اور کتنے امتحان میرے منتظر ہیں مگر اب میرے اندر کچھ بھی نہیں بچا تھا۔

میرا بھائی بھی مجھے چھوڑ کر چلا گیا اس کا کہنا تھا کہ وہ اگر میرے ساتھ رہا تو اس کی ریپوٹیشن پر اثر پڑے گا اس کا ابھی پورا فیوچر پڑا تھا اور وہ میری وجہ سے اسے خراب نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں البتہ وہ میرا خرچا اٹھانے کے لیے تیار تھا۔ مگر اس کے پیسوں کی ضرورت تھوڑی

تھی۔ مجھے تو اس کے ساتھ کی ضرورت تھی۔ البتہ امی میرے ساتھ ہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایک دن رات کو جب امی اپنے کمرے میں چلی گئیں تو میں اٹھ کر باہر آ گئی۔اپنے کمرے میں میرا دم گھوٹ رہا تھا۔سرہانے میں گرائے میں صحن میں موجود چارپائی پر بیٹھ گئی۔ہر انسان گناہ کرنے کے بعد پچھتاتا ہے گناہ کرتے وقت کیوں نہیں پچھتاتا۔اس وقت میں خود سے جنگ لڑ رہی تھی۔اپنے ضمیر کے ساتھ جنگ دنیا کی سب سے مشکل جنگ ہے۔بابا ہوتے تو میں یہاں تک کبھی نا پہنچتی۔میں اپنی زندگی کو اتنا مشکل نا بناتی میں نے توبہ کو آپشنل چیز رکھا میں خدا سے کس کس چیز کی معافی مانگتی اور اگر معافی مل جاتی تو کیا یہ گناہ ہمیشہ کے لیے مٹا دیئے جاتے۔

"نورِ ثبات!....."میں اپنی سوچوں میں گم تھی کہ نا جانے کب امی آئیں اور پھر میرے ساتھ بیٹھ گئیں۔کافی دیر ہم دونوں میں خاموشی رہی پھر انھوں نے کہنا شروع کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"نور جانتی ہو ہمیں حضرت آدم علیہ السلام کی خطا کیوں بتائی جاتی ہے؟" کافی عرصے بعد انھوں نے اپنی خاموشی کو توڑا تھا شاید وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"ان کے معافی مانگنے پر توبہ قبول ہو جانا کیوں بتایا جاتا ہے؟" میرے کسی بھی جواب کا انتظار کیے بغیر انھوں نے کہنا شروع کیا

"تاکہ ہمیں یہ بتایا جائے کہ دنیا میں آنے والے پہلے انسان سے بھی غلطی ہوئی تھی۔اس نے بھی نافرمانی کی تھی۔اسے بھی سزا ملی تھی۔اس نے بھی معافی مانگی تھی اور اسے معاف کر دیا گیا تھا۔غلطیاں ہر انسان سے ہوتی ہیں اگر کوئی کہے کہ میں نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی تو یہ سراسر جھوٹ ہے۔"

" پر میں نے تو گناہ کیا ہے امی گناہوں کی تو معافی نہیں ہوتی ۔۔۔۔"

"تمہیں کس نے کہا گناہوں کی معافی نہیں ہوتی۔انسان کا ہر گناہ کیا اللہ کی رحمت سے بڑا ہے؟ اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے بچے۔اللہ اپنے بندوں کو راستہ دیکھاتا ہے

جہاں پر چل کر وہ اللہ تک پہنچ سکیں۔ یہ جو لوگ دعائیں دیتے ہیں کہ اللہ تمہیں راہِ نور کی ہدایت دے۔ جانتی ہو یہ راہِ نور کیا ہے؟ یہ ایک طاقت ہے جو انسان کے ہر قدم جو اللہ کی طرف بھرتے ہیں انھیں روشنی دیکھاتی ہے۔ یہ ایسی طاقت ہے جو انسان کے دل کو اللہ کی دی گئی ہدایت سے روشن کرتی ہے۔ یہ سب کو ملتی ہے مگر بہت کم ہی اسے حاصل کرتے ہیں۔" اس وقت مجھے لگ رہا تھا کہ رات کی ٹھنڈک میرے اندر اتر رہی ہے۔

"ہر انسان کے دل میں کوئی نا کوئی خواہش ہوتی ہے جیسے وہ پورا کرنا چاہتا ہے۔ کسی کو خدا کو پانے کی خواہش ہوتی ہے اور کسی کو اس کی دنیا پانے کی خواہش ہوتی ہے۔"

"کیا خواہشات کو پورا کرنا غلط ہے امی؟"

"خواہشات کو پورا کرنا غلط نہیں ہوتا غلط یا صحیح یہ ہوتا ہے کہ آپ ان کو پورا کرنے کے لیے کون سا راستہ اپنا رہے ہیں۔ غلط یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے گرد ان خواہشات کو ایک مضبوط دیوار نا بنے دے۔"

"اور اگر وہ ایک مضبوط دیوار بن جائیں؟"

" توانسان کو چاہیے کہ اس میں کچھ سراخ رہنے دے جس سے ہوا گزر سکے ۔"

"کیسے سوراخ؟"

"جیسے سوراخ ہم اپنے گھروں کی دیواروں میں بناتے ہیں تاکہ ہوا ان میں سے گزر سکے اگر سوراخ نا بنائے جائیں تو ہوا ان سے نہیں گزرے گی ہوا کا گزرنا ضروری ہے تاکہ دیواروں کا طسلسل برقرار رہے اور وہ گرے نہیں"

"ہماری زندگی میں یہ ہوا کیا ہے؟ "

www.novelsclubb.com

"ہماری زندگی میں یہ ہوا خوفِ خدا ہے۔یہ خوفِ خدا اگر ہماری بنائی گئی خواہشات کی دیواروں سے گزرتا ہے تو یہ ان کو ہر برا کام کرنے سے روک سکتا ہے۔انسان کو اگر یہ خوف ہو کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے تو وہ حرام اور حلال کا فرق جان لے دنیا اور

آخرت کا فرق جان لے زندگی اور موت کا فرق جان لے اچھائی اور برائی کا فرق جان لے۔اور اگر یہ خوف ہر انسان کے دل میں ہوتا تو مسلہ ہی کیا ہوتا۔"

"اللہ مہربان ہے وہ کسی کے اٹھے ہوئے خالی ہاتھوں کو خالی نہیں رہنے دیتا وہ انسان کو نوازتا بھی ہے اور آزماتا بھی ہے۔"

" میری وجہ سے آپ کی بدنامی ہوئی لوگوں کی باتیں سنی پڑی آپ کو ؟"

"تم ان لوگوں کی باتوں کی فکر نا کرو ان کو تخلیق کرنے والے کی فکر کرو۔تمہارا ضمیر تمہارا نفس اس کی امانت تھا تم نے اس کی امانت میں خیانت کی ہے اس سے معافی مانگو اس کو مناؤ۔لوگوں کا کیا ہے لوگ تو اسے بھی نہیں چھوڑتے جو گھر کی چار دیواری سے باہر نہیں نکلتیں۔"

" آپ جاننا نہیں چاہتی کہ میں نے یہ سب کیوں کیا ؟"

" نہیں میں بلکل بھی نہیں جاننا چاہتی۔ "

" آپ مجھ ناراض نہیں ہیں وکی کو مجھ سے نفرت ہو گئی ہو گی ؟"

" نہیں نا تو میں تم سے ناراض ہوں اور نا ہی وکی تم سے نفرت کرتا ہے۔"

"کیوں ؟"

" کیونکہ نفرت گناہ سے کی جاتی ہے گناہگار سے نہیں سنا تو ہو گا تم نے ۔۔۔"

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا اور اب بھی کہہ رہی ہوں اللہ کے علاوہ تم کسی کے آگے جوابدہ نہیں ہو اس سے معافی مانگو جس سے مانگنے کا حق ہے۔"

امی کی باتوں سے میرا دل کافی ہلکہ ہو گیا تھا اور مجھے اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

امی سے بات کرنے کے بعد میں اپنے کمرے میں آ گئی۔

زندگی دوبارہ شروع کرنا مشکل تھا مگر ناممکن نہیں۔ میں آہستہ آہستہ اپنی روٹین کی طرف آ رہی تھی۔ میں نے اپنے آپ سے جنگ لڑی تھی ضمیر کی جنگ۔ میں نے خود کو معاف کیا ہر غلطی ہر گناہ کے لیے۔ خود میں اعتماد پیدا کیا ایک نڈر انسان بنانے

کی کوشش کی۔ گھر بیچ کر ایک فیشن ڈیزائنر کو جوائن کیا اور جو بہت فائدہ مند ثابت ہوا۔ میں سوچتی ہوں کہ یہ سب کچھ میری زندگی میں پہلے بھی تو ہو سکتا تھا۔ اتنی خواری برداشت کرنے کی کیا ضرورت تھی مگر شاید اللہ مجھے کچھ سیکھانا چاہتے تھے۔ دنیا کو پرکھنا دنیا کے ساتھ مل کر چلنا مگر اس دوران اپنی حدود کا خیال رکھنا یہ سب کے لیے ضروری ہے۔

میں نہیں جانتی کہ اللہ نے مجھے معاف کیا یا نہیں مگر میں نے معافی مانگنا کبھی بند نہیں کیا۔

اس سب واقعے سے میں نے جو سیکھا وہ یہ تھا کہ لڑکیوں بلکہ انسانوں کے لیے سب سے ضروری یہ ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو حد سے نا بھرنے دیں۔ ایسا نا ہو کہ آپ کی خواہشات اپنے گرد مضبوط دیواروں کی شکل میں ایک قلعہ تعمیر کر لیں اور آپ کا اس دنیا میں آنے کا مقصد بھولا کر گمراہ کر دیں اور گناہوں کی طرف لے آئیں۔ خواہشات ضروری نہیں کہ کپڑے پیسے وغیرہ ہوں یہ آپ کی نفسی

www.novelsclubb.com

خواہشات بھی ہو سکتی ہیں جیسے آپ کسی نا محرم کی طرف اپنی نظرے اٹھانے سے روک نہیں سکتے بس آپ کا دل کرتا ہے کہ آپ اسے دیکھے اس لیے آپ اسے دیکھتے رہتے ہیں یہاں پر ہم غلطی کرتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ یار ہم تو نفس کے خلاف نہیں جا سکتے ہم تو اس کے غلام بن کر رہ گئے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نفس ہمارا غلام ہے حاکم ہم اسے خود بناتے ہیں۔اس کی بے جا خواہشات پوری کر کے۔

دنیا ایک ڈسٹڈائریکشن ہے یہ آپ کو گمراہ کرتی ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی چیز کو بہت سجایا گیا ہو مگر اندر سے وہ پھر بھی کھولی ہو۔

ہم سب اپنے اندر بہت سا شر لیے بیٹھے ہیں کبھی اچھے کام کرتے ہیں تو کبھی برے اور اگر برے کام کریں اور اس پر گلٹ بھی ہو تو یہ گلٹ ہمیں توبہ نہیں کرنے دے گا یہ ہم سے مزید گناہ کروائے گا اور ہم گناہ پر گناہ کرتے جائیں گے اور پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ ہمیں گلٹ ہونا ختم ہو جائے گا۔جانتے ہیں کیوں؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیونکہ یہ وہ وقت ہو گا جب اللہ ہمارے دلوں پر مہر لگا دے گا ہمارے کانوں پر مہر لگا دی جائے گی اور یہ وقت بہت تباہی کا وقت ہو گا۔۔۔

اپنے آپ کو دیکھیں ایسے بہت سے کام ہو گئے جو ہم جانتے ہیں کہ ہمارا سکون خراب کرتے ہم ان سے دور جانا چاہتے مگر نہیں جا پاتے اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو کسی کام میں مصروف کر لیں۔پڑھائی میں پینٹنگ بنانے میں کیلو گرافی کرنے میں کوکنگ کرنے میں یا جو بھی کام آپ کرنا پسند کرتے ہیں مگر یاد رہے ہر کام کے دو ایفیکٹ ہوتے ہیں پوزیٹو بھی اور نیگیٹو بھی اب یہ انسان پر انحصار کرتا ہے کہ وہ خود کو نیگیٹویٹی سے کیسے بچاتا ہے اور پوزیٹویٹی کی طرف کیسے لے کر آتا ہے۔ایک انگلش کوٹیشن ہے:

Life is not about finding yourself, it is about creating yourself .

(زندگی اپنے آپ کو تلاش کرنے کے بارے میں نہیں ہے بلکہ خود کو تخلیق کرنے کے بارے میں ہے۔)

ہم ساری زندگی خود میں موجود اچھائیوں اور برائیوں کو ڈھونڈتے رہ جاتے ہیں جب کہ اصل مقصد خود کی شخصیت بنانا ہے۔اس پر ہماری توجہ کبھی نہیں جاتی کیونکہ ہم اب ان سب کے عادی ہو جاتے ہیں اور بے خبری میں خود کا اور خود سے وابستہ لوگوں کا نقصان کر دیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

ختم شدہ